شذرات

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت

ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی، نسب کے لحاظ سے افضل عرب سے پیدا ہوئے اور ان میں شجاعت کے لحاظ سے اقویٰ اور سخاوت کے لحاظ سے زیادہ سخی اور ان میں زبان کے بڑے فصیح اور ان میں دل کے بڑے ذکی تھے اور اسی طرح انبیاء علیہ السلام مبعوث نہیں ہوتے اپنی قوم کے نسب میں، کیونکہ لوگ معادن ہوتے ہیں سونے اور چاندی کے اور اخلاق کی جودت کا وارث اپنے آباء سے رجل ہوتا تھا۔ اور نبوت کے وارث اخلاق میں کامل انسان ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ انبیاء کو مبعوث فرمائے اس طرح کہ حق کو ظاہر کرے اور ان کے ذریعے امت ٹیڑھی کو سیدھا کرے اور ان کو امام بنائے اور ان کے اقرب بلند نسب کے بل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ میں لطف کی رعایت کی جاتی ہے۔ اور وہی ہے قول اللہ تعالیٰ کا: (اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَه) اللہ جانتا ہے جہاں اپنی رسالت کو رکھتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدن میں اور خلق میں معتدل تھے نہ تو آپ طویل تھے اور نہ چھوٹے تھے۔ اور آپ کے بال نہایت گھنگریالے نہ تھے لیکن مڑے ہوئے تھوڑے سیدھے تھے اور نہ ظاہر موٹے تھے اور نہ گول منہ والے تھے اور آپ کے چہرے میں کچھ گولائی تھی اور آپ بڑے سر والے تھے اور بڑی ڈاڑھی والے تھے۔ اور ضخیم ہتھیلیوں والے تھے اور موٹے قدموں والے تھے اور آپ کے بالوں کی سپیدی حمرت سے ملی ہوئی تھی۔ اور جوڑوں عضووں والے تھے سخت پکڑ والے اور رجوع کے تھے زبان کے لحاظ سے بہت سچے تھے اور طبیعت کے نرم تھے جو کوئی آپ کو اچانک دیکھتا تھا تو خوف آلودہ ہوتا تھا اور جو کوئی جان پہچان سے آپ کو ملتا تھا تو آپ کو دوست رکھتا تھا۔ تواضع میں لوگوں سے اشد تھے کبر نفس کے ساتھ اپنے گھر والوں اور اپنے خادموں کے ساتھ نہایت رفق سے چلتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ کی دس برس خدمت کی لیکن آپ نے کبھی اُف بھی نہ کہا اور نہ یہ کہا کہ تونے یہ کام کیوں کیا؟ اور نہ یہ کہا کہ تونے یہ کیوں نہ

کیا اگر کوئی اہل مدینہ کی لونڈی ہوتی تھی نہ اس کو ساتھ کو لے کر چلتے تھے جہاں وہ جا نا چاہتی تھی۔ اور اپنے گھر کے کام میں ہوتے تھے اور اپنے کپڑے کو سیتے اور اپنی بکری کو دہتے حالانکہ عزیمت کے صاحب تھے آپ کا کہنا چلتا تھا اور کوئی آپ پر غالب نہ ہوتا تھا اور نہ آپؐ سے کوئی مصلحت فوت ہو جاتی۔

اور آپ لوگوں میں نہایت سخی تھے اور ایذاء پہنچنے میں نہایت صابر تھے اور آپ لوگوں کو اکثر رحم فرماتے تھے آپ کی طرف سے کسی کو برائی نہ پہنچتی تھی نہ آپ کے ہاتھ سے اور نہ آپ کے زبان سے مگر یہ کہ اللہ کی راہ میں جہاد فرماتے۔ اور آپ تدبیر منزل کی اصلاح میں التزام فرماتے تھے اور ساتھیوں کی رعایت کرتے تھے اور سیاست مدینہ اس طرح فرماتے کہ اس کے اوپر متصور نہ ہوتا تھا ہر شئے کے لیے اس کے قدر کو جانتے تھے۔

اور آپ ہر وقت ملکوت کی طرف نظر فرماتے تھے اور اللہ کے ذکر میں ہر وقت مشغول ہوتے تھے۔ یہ بات ان کی زبان سے معلوم کی جاتی اور آپ کے جمیع حالات سے، غیب سے موید اور مبارک تھے آپ کی دعا مستجاب ہوتی تھی اور حظیرۃ القدس سے آپ پر علوم کھولے جاتے تھے اور اس سے معجزات ظاہر ہوتے تھے۔ دعاؤں کی اجابت کے طریقوں مستقبل کی خبر آپ پر منکشف ہوتی اور برکت کے کاموں میں آپ پر برکت ظاہر ہوتی اور انبیاء علیہم صلوٰۃ اللہ اسی حال پر ہوتے ہیں۔ ان صفات پر پیدا کیے ہوتے اور اللہ تعالی جس فطرت پران کو پیدا کرتا اس پر ہوتے تھے۔

ابراہیم علیہ السلام نے آپ کو دعا میں ذکر فرمایا اور اس کے امر کے بڑائی کی خوشخبری دی اور اس کی موسی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی اور باقی انبیاء صلوات اللہ علیہم نے بھی۔

آپ کی والدہ نے دیکھا کہ ایک نور ہے جو آپ سے نکلا ہے اس نے ساری زمین کو روشن کیا ہے تو اس نے اس کا ایک وجود مبارک سے تعبیر فرمایا جس کا دین مشرق اور مغرب میں ظاہر ہوگا اور جنوں نے آوازیں نکالیں کاہنوں اور نجومیوں نے آپ کے آنے اور آپ کے بلند مرتبہ کی خبر دی اور بڑی واقعات نے بتایا جیسے کسریٰ کے قلعہ کا کنگرول سے گرنا اور نبوت کے دلائل نے اس کی خبر دی۔ جیسے روم کے قیصر ہرقل نے اس کی خبر کی۔ اور آپ کی پیدائش میں برکت کے آثار دیکھے اور آپ کے دودھ پلانے میں اور ملائکہ ظاہر ہوئے انھوں نے آپ کے قلب مبارک کو چیرا اور اس کو ایمان و حکمت سے بھرا اور یہ عالم مثال اور عالم شہادت کے درمیان تھا۔ اس لیے سینہ کا چیرنا ہلاکت کا باعث نہ ہوا اور سینے کا اثر وہاں ظاہر ہوا اس طرح عالم مثال اور عالم شہادت کا ملا ہوا اثر باقی نہ رہا۔

اور جب آپؐ کو ابو طالب شام کی طرف نکال لے گئے اور راہب نے آپ کو دیکھا تو اس نے ان نشانیوں کی دبہ سے جو اس میں دیکھی تھیں۔ آپ کی نبوت کی خبر دی اور جب آپ بڑے ہوئے تو ملائکہ کی مناسبت اس سے ظاہر ہوئی آپ کو آواز دینے اور اس سے تمثیل کرنے میں۔

اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی حاجت کو پیدا کیا کہ حضرت خدیجہؓ کو آپؐ سے رغبت پیدا ہوئی اور وہ قریش کے مالدار لوگوں میں تھی اور اس طرح جب اللہ تعالیٰ کسی کو دوست رکھتا ہے تو اپنے بندوں میں اس کی محبت کو دائر کرتا ہے۔

جب کعبہ کو لوگوں نے تیار کیا تو آپؐ نے اپنی چادر کو عرب کی عادت کے موافق اوپر پھینکا جس سے آپ کی عورت ظاہر ہوئی تو آپ غشی میں گر پڑے اور غشی ہو کر کشف عورت سے نہی فرمائی گئی اور یہ ایک نبوت کا شعبہ ہے اور نفس میں مواخذہ کی قسم ہے۔ پھر آپ کو خلوت پسند ہوئی تو چند اتیں حرا میں خلوت فرماتے تھے پھر اپنے گھر آتے تھے۔ اور ان راتوں کے لیے تمر اٹھا کے دنیا سے اعراض کے لیے اور فطرت کی طرف تجرد کے لیے جس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا تھا۔ اور ان سے پہلی بات یہ تھی کہ آپ کو رویا صالحہ آتے تھے پھر آپؐ نے کوئی خواب نہ دیکھے مگر وہ صبح کے ابھرنے کی طرح آتا اور یہ نبوت کا بحر آپ پر حق (جبرائیل) نازل ہوا اور آپ حرا میں تھے اور اس سے آپ کی طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کیونکہ بہیمیت میں تشویش پیدا ہوئی۔ اس کے طریقہ سے کیونکہ ملکیت کا غلبہ ہوا۔ تب حضرت خدیجہؓ آپؐ کو ورقہ کے پاس سے گئی اس نے کہا کہ یہ ناموس (جبرائیل) ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ پھر وحی سست پڑ گئی اور یہ اس لیے کہ انسان دو جہتوں کا جامع نہیں ہوتا۔ ایک بشریت کی جہت اور دوسری ملکیت کی جہت، اور یہ ظلمات سے نور کی طرف نکلنا ہے مقابلات اور ٹکراؤں سے تاکہ اللہ کا امر پورا ہو اور آپ ملک کو دیکھتے تھے کبھی آسمان اور زمین کے درمیان میں اور کبھی حرم میں کھڑے ہو کر اس حالت میں کہ آپ کی آزار کی جگہ کو کعبہ کی طرف پہنچاتے تھے اور اس کی طرح اور اس کا راز یہ ہے کہ ملکوت کا ان نفوس کے ساتھ قرب ہوتا ہے جو نبوت سے مستفید ہوتے ہیں۔ جب کبھی ان پر ملکی چمک ہوتی ہے جس طرح وقت کا تقاضا ہوتی ہے جیسے عام نفوس کھڑے ہوتے ہیں پھر وہ بعض امر پر رویا میں ہوتے ہیں۔